سوال 2: کیا بعض حرام چیزوں پر مشتمل کاروبار مثلاً نائی شاپ، سی ڈی شاپ، انٹرنیٹ کیفے وغیرہ کے لیے دوکان کرایہ پر دینا جائز ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب دیجیے۔ جزاکم اللہ خیرا

سائل: اقبال احمد ابراہیم۔ یوگو

جواب 2: نائی شاپ کے بارے میں ظاہر ہے وہاں سنت رسول ﷺ کی پامالی یعنی داڑھی منڈوانے کا کاروبار بھی بکثرت ہوتا ہے، اس لئے دکان نائی شاپ کے لئے کرایہ پر دینا **تعاون علی الاثم والعدوان** ہوگا اور یہ حرام ہے۔

البتہ سی ڈی شاپ، انٹرنیٹ کیفے وغیرہ کا کرایہ دار با اعتماد آدمی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، کرایہ پر دے سکتا ہے کیونکہ ان کے ذریعے مفید اور تبلیغی کام بھی بہتر طریقے پر لئے جاسکتے ہیں۔

سی ڈی شاپ با اعتماد پرہیز گار مؤمن چلائے تو صرف اسلامی اور مفید معلومات پر مشتمل سی ڈیز کی تجارت یا کرایہ پر دینے کا کاروبار چلا سکتا ہے۔ لیکن انٹرنیٹ کیفے کا معاملہ اس سے یکسر مختلف ہے۔ انٹرنیٹ کا ''با اعتماد'' مالک اپنے گاہک کو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے نیٹ کے جال سے منسلک کر کے کاؤنٹر پر ٹائم نوٹ کر کے پیسے بٹورنے کے لیے انتظار میں رہتا ہے۔ اور انٹرنیٹ کے استعمال کا انحصار 100% گاہک کی ذاتی پسند پر ہوتا ہے۔

ہاں انٹرنیٹ کیفے پر مذکورہ بالا فتویٰ کا اطلاق اس شرط پر ہو سکتا ہے کہ ''پرہیز گار مالک'' اپنے گاہکوں کے اوپر کیمرہ تان کر کڑی نگرانی کرے اور ناجائز استعمال پر فوراً مداخلت کر کے اسے کیفے سے باہر نکال دے۔ لیکن یہاں ''فوٹوگرافی'' کا مسئلہ بھی جواز کے فتویٰ کی راہ میں حائل ہو سکے گا۔

اسی طرح نائی شاپ کا ''پرہیز گار'' مالک بھی داڑھی منڈانے سے اجتناب کرے اور بال بھی صرف "**احلقوہ کلہ او اترکوہ کلہ**"[الحدیث] کے تحت کاٹے یا گرم حمام ہی چلائے تو جواز کا فتویٰ صادر ہونے میں کیا شک ہے! (ابومحمد)

بے وقوف ہے

وہ جو آرام طلب اور سست ہو اور ''پانے'' کی امید رکھے۔

وہ جو بیوی سے روزانہ لڑے اور گھر میں ''چین'' کی امید رکھے۔

وہ جو بیماری میں پرہیز نہ کرے اور ''تندرستی'' کی امید رکھے۔

وہ جو بغیر نیکی اور عبادت کے آخرت میں ''ثواب'' کی امید رکھے۔ (مرسلہ: صفدر علی خان)